بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

جسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۳۷

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم چہارشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۲۹ تبوک ۱۳۴۴ھش ۳ جمادی الثانی ۱۳۸۵ھ ۲۹ ستمبر ۱۹۶۵ء | نمبر ۲۲۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۸ ستمبر بوقت ½۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ اب اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب حضور کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں:

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کامل مومن نہیں ہوتا جب تک وہ خدا کی راہ میں مرنے کو دنیوی زندگی سے مقدم نہ کرلے

ایسا کامل مومن اللہ تعالےٰ کی خاطر جان دینے میں راحت اور لذت محسوس کرتا ہے

"صحابہؓ دنیا کی طرف نہیں جھکے کہ عمریں لمبی ہوں اور اس قدر مال و دولت ملے اور یوں بے فکری اور عیش کے سامان ہوں رہیں جب صحابہؓ کے اس نمونہ کو دیکھتا ہوں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی اور کمال فیضان کا بے اختیار اقرار کرنا پڑتا ہے کہ کس طرح آپ نے ان کی کایا پلٹ دی اور انہیں بالکل رو بخدا کردیا۔ اللّٰھم صل علی محمد وعلیٰ آل محمد وبارک وسلم۔

خلاصہ یہ کہ ہمارا فرض یہ ہونا چاہیئے کہ ہم اللہ تعالےٰ کی رضامندی کے جویاں اور طالب رہیں اور اسی کو اپنا اصل مقصود قرار دیں ہماری ساری کوشش اور تگ و دو اللہ تعالےٰ کی رضا کے حاصل کرنے میں ہونی چاہیئے خواہ وہ شدائد اور مصائب ہی سے حاصل ہو۔ یہ رضائے الٰہی دنیا اور اس کی تمام لذات سے افضل اور بالاتر ہے۔

یہ بھی یاد رکھو کہ یہی شہادت نہیں کہ ایک شخص جنگ میں مارا جائے بلکہ یہ امر ثابت شدہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالےٰ کی راہ میں ثابت قدم رہتا ہے اور اس کے لئے ہر دکھ درد اور مصیبت کو اٹھانے کے لئے مستعد رہتا ہے اور اٹھاتا ہے وہ بھی شہید ہے۔ شہید کا مقام وہ مقام ہے جہاں وہ گویا اللہ تعالےٰ کو دیکھتا اور مشاہدہ کرتا ہے یعنی اللہ تعالےٰ کی ہستی اس کی قدرتوں اور تصرفات پر وہ اس طرح ایمان لاتا ہے جیسے کسی چیز کو انسان مشاہدہ کرلیتا ہے جب اس حالت پر انسان پہنچ جاوے۔ پھر اس کو اللہ تعالےٰ کی راہ میں جان دینا کچھ بھی مشکل نہیں ہوتا بلکہ وہ اس میں راحت اور لذّت محسوس کرتا ہے۔ شہادت کا ابتدائی درجہ خدا کی راہ میں استقلال اور ثباتِ قدم ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص نہ مرا اللہ کی راہ میں اور نہ تمنا کی مر گیا وہ نفاق کے شعبہ میں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص کامل مومن نہیں ہوتا جب تک اللہ تعالےٰ کی راہ میں مرنا دنیا کی زندگی سے وہ مقدم نہ کرے۔ پھر یہ کیسا گراں مرحلہ ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے دنیا کی حیات کو عزیز سمجھا۔ خدا تعالےٰ کی راہ میں مرنے کے یہ معنے نہیں کہ انسان خواہ مخواہ لڑائیاں کرتا پھرے بلکہ اس سے یہ مراد ہے کہ خدا تعالےٰ کے احکام اور اوامر کو اس کی رضا کو اپنی تمام خواہشوں اور آرزوؤں پر مقدم کرے اور پھر اپنے دل میں غور کرے کہ کیا وہ دنیا کی زندگی کو پسند کرتا ہے یا آخرت کو اور خدا کی راہ میں اگر اس پر مصائب اور شدائد بھی پڑیں تو وہ ایک لذت اور خوشی کے ساتھ انہیں برداشت کرے اور اگر جان بھی دینی پڑے تو تردد نہ ہو۔"

(ملفوظات جلد ہشتم ص ۸۳-۸۴)

اخبار احمدیہ

● بیگم صاحبہ محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ گذشتہ چند دنوں سے نقاہت زیادہ محسوس ہو رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے آمین

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے اجتماع میں

مزید التواء

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے اجتماع کے لئے ۱۵-۱۶-۱۷ اکتوبر کی بجائے ۲۹-۳۰-۳۱ اکتوبر کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ احباب مطلع رہیں۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں

داخلہ

تعلیم الاسلام کالج میں بی۔ اے بی۔ ایس سی میں داخلہ ابھی جاری ہے اس لئے داخلہ کے خواہشمند طلباء بہت جلد انٹرویو کے لئے داخلہ فارم اور کیریکٹر و پروویژنل سرٹیفکیٹ لے کر حاضر ہو جائیں:

مرزا ناصر احمد ایم۔ اے (آکسن)
پرنسپل تعلیم الاسلام کالج (ربوہ)

خطبہ جمعہ

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بے مثال عظمت و شان

شمعِ محمدی پر قربان ہونیوالے لاکھوں پروانے قیامت تک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت ظاہر کرتے رہیں گے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۸ دسمبر ۱۹۴۲ء مطابق ۹ ذوالحجہ ۱۳۶۱ھ بمقام قادیان

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۹ ماہ ذوالحجہ ۱۳۶۱ھ کو قادیان میں مندرجہ ذیل خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا تھا جو احباب کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے جملہ ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے:

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

آج کا دن

وہ دن ہے جبکہ ہزاروں میلوں سے مختلف زبانوں میں باتیں کرنے والے مختلف قوموں کے افراد مختلف تمدنوں کے عادی لوگ کھچے کھچے اس مقام پر جا پہنچے ہیں۔ جہاں تیرہ سو سال سے زیادہ ہوئے کہ اللہ تعالےٰ کا وہ نبی پیدا ہوا تھا جو تمام نبیوں کے کاموں کو پورا کرنے والا اور نبوت کا آخری پیغام پہنچانے والا تھا۔

صدیاں گزریں

مکہ کے لوگوں نے اس کی آواز کو سنا۔ اور کہا نکل جا اور دور ہو جا۔ ہم تیری بات کو سننا نہیں چاہتے۔ مکہ کے لوگوں کی دنیوی لحاظ سے حیثیت ہی کیا تھی۔ نہ وہ کوئی بڑے بادشاہ تھے نہ ان کا تمدن کوئی ایسا اعلیٰ درجہ کا تھا۔ کہ اس کی وجہ سے وہ دنیا پر خاص اثر رکھتے ہوں۔ نہ وہ علوم و فنون کے ایسے ماہر تھے کہ یونان کے فلسفہ کی طرح ان کی دنیا پر دھاک بیٹھی ہوئی تھی۔ نہ وہ ایسے فاتح تھے کہ سکندر و خورس کی طرح دنیا میں ان کا نام روشن ہو معمولی حیثیت کے انسان تھے جیسے یہاں کے

پہاڑی راجے

ہوتے ہیں بلکہ ان سے بھی کم۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیثیت ان کے مقابلہ میں بھی اتنی کمزور تھی کہ وہ سمجھتے تھے کہ ہمارے سامنے یہ شخص ٹھہر ہی نہیں سکتا۔ اور وہ بھی اپنی آواز کی اتنی قیمت سمجھتے تھے۔ کہ خیال کرتے تھے کہ ان کی آواز ہماری آواز کے سامنے ضرور دب جائے گی۔ وہ اس کو ایک

مقامی فتنہ

خیال کرتے تھے اور دنیا اس کو ایسا ہی سمجھتی تھی جیسا کسی چھوٹے سے گاؤں میں دو زمینداروں کے درمیان آپس میں کسی کھیت پر لڑائی ہو جاتی ہے۔ اس لڑائی کا اثر اردگرد کے گاؤں پر بھی نہیں۔ اس لڑائی کا اثر اس گاؤں پر بھی نہیں پڑتا۔ جیسی لڑائی ہوتی ہے۔ بسا اوقات وہ دونوں لڑ جھگڑ کر گھر آ جاتے ہیں۔ اور خود ان کے محلہ کے لوگوں کو بھی معلوم نہیں ہوتا کہ ان کی آپس میں کوئی لڑائی ہوئی ہے۔

پس بظاہر وہ ایسی ہی لڑائی تھی جو مکہ والوں کی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جاری تھی۔

مکہ والے

خیال کرتے تھے کہ وہ اپنے اس حقیر دشمن کو مٹا دیں گے۔ اسے تباہ و برباد کر کے رکھ دیں گے۔ لیکن آج اگر دنیا کے پردہ پر ابو جہل کو لا کر کھڑا کر دیا جائے۔ اگر آج عتبہ اور شیبہ اور اسی قسم کے دوسرے دشمنوں کو لا کر کھڑا کر دیا جائے۔ جو مکہ میں دن رات رسول کریم صلے اللہ علیہ و[سلم] کو دکھ دیا کرتے تھے۔ اور یہ خیال کیا کرتے تھے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام دنیا سے مٹا دینگے تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ جائیں کہ آج مکہ کے لوگ تو الگ رہے۔ یمن کے لوگ تو الگ رہے۔ مدینہ کے لوگ تو الگ رہے۔ نجد کے لوگ تو الگ رہے دنیا کے ہر گوشہ اور

ہر ملک کے لوگ

چاروں طرف سے دوڑتے ہوئے مکہ میں اکٹھے ہو رہے ہیں۔ مونل جاوا سے بھی لوگ پہنچ چکے ہیں۔ سماٹرا سے بھی پہنچ چکے ہیں۔ چین سے بھی پہنچ چکے ہیں اور ہندوستان سے بھی پہنچ چکے ہیں۔ غرض ہر قوم ہر جتھہ اور ہر گروہ کے لوگ آج بے تحاشہ عاشقوں کی طرح محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز پر یہ کہتے ہوئے اکٹھے ہو رہے ہیں۔ ہم آ گئے۔ ہم آ گئے۔

مکہ کے لوگوں نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا یہاں سے نکل جا۔ خدا نے کہا تم یہاں سے اسے نکالتے ہو میں ہمیشہ دنیا کے کناروں سے لوگوں کو یہاں اکٹھا کروں گا۔ جو لبیک اللّٰھم لبیک کہتے ہوئے دوڑتے چلے آئیں گے۔ کسی کی آنکھیں دیکھنے والی ہوں تو وہ دیکھے۔ کسی کے کان سننے والے ہوں تو وہ سنے کہ مکہ والوں نے کیا کہا اور

خدا نے اس کا کیا جواب دیا

مکہ والوں نے کہا تھا کہ تم ان کا بائیکاٹ کر دو۔ ان کے کھانے بند کر دو۔ یہ خود بخود تباہ ہو جائیں گے۔ مکہ والوں کے پاس کیا تھا۔ ایک

وادی غیر ذی زرع

جہاں نہ کھیتی باڑی ہوتی ہے۔ نہ کھانے کے لئے چیزیں ملتی ہیں۔ وہ باہر سے غلہ لاتے اور کھاتے ہیں۔ یہاں تک کہ مکہ میں زیادہ جانور بھی نہیں ہوتے۔ کیونکہ وہاں ان کے چارہ کے لئے کوئی رکھ نہیں۔ عرب کا گھوڑا بہت مشہور ہے۔ لیکن مکہ میں چند گھوڑوں سے زیادہ نہیں ملتے۔

جب ہم

عرب کا گھوڑا

کہتے ہیں تو اس سے مراد نجد کا گھوڑا ہوتا ہے ورنہ مکہ گھوڑوں سے خالی ہے۔ صرف چند بڑے بڑے امراء کے پاس گھوڑے ہوتے ہیں۔ عام لوگ اپنے پاس گدھے رکھتے ہیں۔ کیونکہ گدھے سادہ خوراک پر بھی رکھے جا سکتے ہیں۔ بہرحال مکہ والوں نے کہا ہم اس کی روٹی بند کر دیں گے۔ یہ

آپ ہی تباہ ہو جائیگا

ہمارے رب نے اس کا کیا ہی لطیف جواب دیا۔

ہمارے رب نے کہا تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی روٹی گیا بند کرتے ہو ہم ہمیشہ تمہاری روٹی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ذمہ لگا دیتے ہیں اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر دنیا کے چاروں طرف سے حاجی مکہ مکرمہ میں نہ جائیں تو مکہ کے لوگ بھوکے مر جائیں ہر سال ہزاروں نہیں لاکھوں حاجی کروڑوں روپیہ خرچ کرکے وہاں جاتے اور اس طرح مکہ والوں کے لئے سامان معیشت بہم پہنچاتے ہیں۔ یہ کیسا شاندار اور رحم والا بدلہ ہے جو خدا نے اپنے رسولؐ کے لئے لیا۔ انہوں نے کہا تھا ہم اس کی روٹیاں بند کر دیں گے۔ خدا تعالٰے نے کہا اب ہم قیامت تک تمہاری روٹیاں اسی رسول کے طفیل لگا دیتے ہیں۔

عام حالات

بیں علاوہ عرب کے حاجیوں کے ہر سال چالیس، پچاس ہزار حاجی باہر سے وہاں جاتے ہیں اور بعض دفعہ تو یہ تعداد لاکھ دو لاکھ تک بھی پہنچ جاتی ہے اور ہر ایک حاجی وہاں اوسطاً تین چار سو روپیہ سے لے کر دو دو چار چار ہزار روپیہ تک خرچ کرتا ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ ان دنوں میں باہر سے جانے والے حاجی ڈیڑھ کروڑ سے لے کر پندرہ بیس کروڑ روپیہ تک بھی قدر مراتب۔ اور مختلف سالوں کے لحاظ سے کہ کبھی حاجی کم آتے ہیں اور کبھی زیادہ۔ اور مختلف موسموں کے لحاظ سے کہ کبھی چیزیں مہنگی ہوتی ہیں اور کبھی سستی۔ وہاں خرچ کرتے ہیں۔ اگر اوسطاً تین چار کروڑ روپیہ بھی فرض کر لیں تو کم از کم چار کروڑ روپیہ ان دنوں میں وہاں جا پہنچتا ہے۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ کا بھی ٹیکس ہوتا ہے اور یہ ٹیکس ان ٹیکسوں کے علاوہ ہے جو گورنمنٹ بالواسطہ وصول کرتی ہے مثلاً وہاں کھانے پینے کی چیزوں پر بھی ٹیکس ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر دکاندار کوئی اور چیز بیچے تو اسے اپنی آمد کا ایک حصہ گورنمنٹ کو ادا کرنا پڑتا ہے۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ اگر حاجی وہاں نہ جائیں تو عرب حکومت چند سالوں میں ہی منزلزل ہو جائے کیونکہ اس کی آمد کا بہت بڑا حصہ حاجیوں سے وابستہ ہوتا ہے۔

اب دیکھو

آج تیرہ سو سال گزرنے کے بعد جو نظارہ ہمیں نظر آ رہا ہے اور جو شان و شوکت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہمیں دکھائی دے رہی ہے اس کا اندازہ اور

قیاس بھی پہلے لوگ کہاں کر سکتے تھے اسکی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے کوئی شخص میاں بیوی کو آپس میں ملتا دیکھے تو اس وقت وہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ عورت بانجھ ہوگی یا صاحب اولاد، مرد نامرد ہوگا یا اس کا کوئی بچہ ہوگا۔ پھر اگر بچہ پیدا ہوا تو وہ زندہ رہے گا یا نہیں۔ اگر زندہ رہے گا تو وہ علم والا ہوگا یا جاہل۔ اگر علم والا ہوگا تو وہ اپنے علم کو استعمال کرنے والا ہوگا یا نہیں۔ اگر علم کو استعمال کرنے والا ہوگا تو اسے کامیابی کے مواقع میسر آئیں گے یا نہیں۔ اگر

کامیابی کے مواقع

اسے میسر آ گئے تو وہ ان مواقع سے فائدہ بھی اٹھا سکے گا یا نہیں۔ اور اگر ان مواقع سے وہ فائدہ اٹھا سکا تو اسے ایسا ماحول بھی میسر آئے گا یا نہیں جس میں وہ پنپ سکے اور ترقی کرکے دوسروں کی نگاہ میں ایک ممتاز مقام حاصل کر سکے لیکن اس کے مقابلہ میں ایک وہ شخص ہوتا ہے جو ایک فاتح کو اس کی فتوحات کے زمانہ میں دیکھتا ہے اس کی بلندی اور شان و شوکت کے زمانہ میں دیکھتا ہے۔ اس وقت وہ ان خیالات کا اندازہ بھی نہیں کر سکتا جو اس کے ماں باپ کی شادی میں شامل ہونے والوں کے دلوں میں تھے اور نہ اس کے ماں باپ کی شادی میں شامل ہونے والے ان فتوحات کا قیاس کر سکتے تھے جو ان کے بیٹے کو حاصل ہونے والی تھیں اور یا پھر

اس کی مثال ایسی ہی ہے

جیسے کوئی شخص ایک درخت لگاتا اور زمین میں اس کی گٹھلی بوتا ہے وہ اس وقت اندازہ اور قیاس بھی نہیں کر سکتا کہ اس درخت کی آئندہ کیا حالت ہوگی۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ گٹھلی گل سڑ جاتی ہے اور اس سے کوئی درخت پیدا نہیں ہوتا اور بسا اوقات اس سے ایک بہت بڑا درخت پیدا ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ تو اس کا پھل ایسا لذیذ نکل آتا ہے کہ لوگ دور دور سے اسے دیکھنے کے لئے آتے اور اس کا پھل منگوا کر استعمال کرتے ہیں۔ پھر وہ آہستہ آہستہ ساری دنیا میں مشہور ہو جاتا ہے۔ دور دور سے لوگ اس کا پیوند حاصل کرنے کی کوشش کرتے اور اپنے اپنے علاقہ میں اس کا بیج لگانا شروع کر دیتے ہیں اور اسکے میٹھے اور لذیذ پھل کو کھا کر لطف حاصل کرتے ہیں مگر وہ جنہوں نے اس درخت کو پہلی دفعہ لگایا۔ وہ اس کا بیج بوتے وقت یا اس کی گٹھلی لگاتے وقت ان لوگوں کے

خیالات کا اندازہ

نہیں کر سکتا جنہوں نے اس کا لذیذ اور میٹھا پھل کھایا اور اس کے سایہ میں آرام حاصل کیا اور نہ اس کے ذہن کے کسی گوشہ میں یہ نظارہ آ سکتا ہے کہ دور دور سے بیوپاری آتے ہیں اور اس کا پھل اپنے اپنے علاقوں میں لے جاتے ہیں یا کب وہ قیاس بھی کر سکتا ہے کہ لوگ آئیں گے درخت کے مالک کی منتیں کریں گے اور کہیں گے ذرا ہمیں بھی اس کا پیوند لگا لینے دو تاکہ ہم بھی اپنے علاقہ میں اس کا نمونہ قائم کر سکیں۔ یہی حال

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ترقی

اور آپؐ کی عزت و عظمت کا ہے۔ حق یہ ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے بھی آپ کی ترقی کا وہ نقشہ نہیں دیکھا جو ہمیں نظر آ رہا ہے۔ اس لئے کہ ان کے زمانہ میں ابھی اسلامی طاقت کمزور تھی بلکہ سچی بات تو یہ ہے کہ اسلامی ترقی کے زمانہ میں بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فتوحات کا وہ نقشہ نظر نہیں آ سکتا تھا جو آج اس تنزل کے زمانہ میں نظر آ رہا ہے کیونکہ لوگ اس وقت سمجھتے تھے یہ ترقی کی ایک رَو ہے جو جاری ہو گئی ہے ممکن ہے یہ رَو کچھ عرصہ کے بعد مٹ جائے اور ترقی جاتی رہے دنیا میں بڑے بڑے سیلاب آتے ہیں جو گاؤں کے گاؤں بہا کر لے جاتے ہیں مگر کچھ عرصہ کے بعد لوگ بالکل بھول جاتے ہیں کہ کبھی کوئی سیلاب بھی آیا تھا لیکن اگر کوئی ایسا سیلاب آئے جو ملک کو ایسا برباد کر دے کہ اس کی نظیر پہلے کئی سو سال میں نہ ملتی ہو تو سینکڑوں سال تک لوگ اس کو یاد رکھتے ہیں اور کہتے ہیں وہ تباہی

بہت بڑی تباہی

تھی۔ اس طرح درخت پھل دیتے ہیں مگر کچھ عرصہ کے بعد وہ پھل دینے سے رہ جاتے ہیں۔ کھیتیاں غلہ پیدا کرتی ہیں مگر ایک عرصہ کے بعد ناکارہ ہو جاتی ہیں لیکن بعض ایسے درخت بھی ہوتے ہیں جو سَو سَو دو دو سَو سال تک پھل دیتے چلے جاتے ہیں پیوندی آم ہوں تو پچاس ساٹھ سال تک پھل دیتے ہیں اور اگر تخمی آم کے درخت ہوں تو وہ سَو دو سَو سال تک پھل دیتے ہیں لیکن اگر کوئی ایسا آم کا درخت ہو جو دو ہزار سال تک پھل دیتا چلا جائے تو تم سمجھ سکتے ہو کہ کتنی دور دور سے لوگ اس کو دیکھنے کے لئے آئیں گے اور اسکے پھل کو استعمال کرکے کیسا لطف اٹھائیں گے اسی طرح

اسلامی ترقی

کے زمانہ میں لوگ کہہ سکتے تھے کہ طبعی طور پر یہ ایک رَو جاری ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے چونکہ دعوےٰ کیا ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں اور قیامت تک میرا زمانہ رہے گا اس لئے لوگ آپ کو قبول کر رہے ہیں ضروری نہیں کہ یہ رَو ہمیشہ جاری رہے پس بے شک ان لوگوں نے بھی محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عظمت و شان کے زمانہ کو دیکھا مگر حق یہ ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور شان جو آج ہمیں نظر آ رہی ہے اس کا اندازہ اور قیاس بھی پہلے لوگ نہیں کر سکتے تھے۔ اس وقت کون کہہ سکتا تھا کہ اس نظارہ میں اور موسیٰؑ کی فتوحات میں کوئی فرق ہے مگر ہم آج تیرہ سو سال گزر جانے کے بعد اس عظمت کو سمجھ سکتے ہیں جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوئی۔ اس شان و شوکت کا اندازہ لگا سکتے ہیں جو خدا نے آپ کو عطا فرمائی۔ اب سوائے اس کے کہ آپ کے خادموں اور غلاموں میں سے کوئی شخص دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑا ہو اور کسی ماں کے بچے میں یہ طاقت نہیں کہ وہ کہہ سکے مجھے خدا نے

دُنیا کی اصلاح کے لئے

کھڑا کیا ہے۔ گردنیں جھک گئیں۔ زبانیں کٹ گئیں اور اللہ تعالےٰ نے فیصلہ فرما دیا کہ اب کوئی شخص آپ کے مقابلہ میں کھڑا نہیں ہو سکتا جو آئے گا وہ آپ کا خادم ہو کر آئے گا تابع ہو کر آئے گا۔ شاگرد ہو کر آئے گا۔ ظل ہو کر آئے گا۔ تیرہ سَو سال اس دعوےٰ پر گزر چکے مگر کوئی شخص اس دعوےٰ کو غلط ثابت نہیں کر سکا اور آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا۔ دنیا ختم ہو جائے گی۔ زمانہ گزر جائے گا مگر کوئی شخص آپؐ کے بالمقابل کھڑا نہیں ہو سکے گا۔

اللّٰھمّ صلّ علیٰ محمّد وعلیٰ اٰل محمّد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انّک حمیدٌ مجید

ایک غلط فہمی کا ازالہ

زمیندار احباب سے کس آمد پر چندہ وصول ہونا چاہیئے

(مکرم ناظر صاحب بیت المال ۔ ۔ ربوہ)

مجھے بتایا گیا ہے کہ بعض زمیندار احباب کو یہ غلط فہمی ہے۔ کہ چندہ کی ادائیگی کے لئے کسی زمیندار کی صرف اتنی ہی آمد سمجھی جائے جتنی رقم پر اس کی زمین ٹھیکہ پر دی جا سکتی ہو۔ خواہ عملاً وہ خود کاشت کرتا ہو۔ یہ خیال درست نہیں۔

ممکن ہے یہ غلط فہمی اس وجہ سے پیدا ہوئی ہو کہ نظارت بیت المال وقتاً فوقتاً مختلف علاقوں میں زمین کے ٹھیکہ کی شرح دریافت کرتی رہتی ہے اور اس لئے بعض احباب نے یہ خیال کر لیا کہ نظارت بیت المال کا منشاء صرف اتنی آمد پر چندہ وصول کرنے کا ہے۔ انہیں غالباً یہ خیال نہیں رہا کہ جہاں نظارت بیت المال ٹھیکہ کی شرح دریافت کرتی ہے۔ وہاں ہر زمیندار کے متعلق یہ بھی معلوم کرتی ہے کہ کیا وہ زمیندار خود اپنی زمین کاشت کرتا ہے۔ یا اس نے اپنی زمین ٹھیکہ یا بٹائی پر دی ہوئی ہے۔ غرض یہ ہے کہ مختلف زمیندار احباب کی آمدنیوں کا ایک موٹا اندازہ ہو جائے۔ پس جو احباب خود کاشت کرتے ہیں۔ ان کی آمد کا اندازہ کم از کم اس سے دگنی رقم کا ہوتا ہے۔ جس پر ان کی زمین ٹھیکہ پر دی جا سکتی ہے۔ البتہ جو دوست خود کاشت نہیں کر سکتے ان کی زمین کی آمد کا اندازہ ٹھیکہ کی رقم کے برابر سمجھا جاتا ہے اور جہاں جہاں بجٹ میں ان اندازوں سے کم آمد درج کی گئی ہو۔ وہاں مزید تحقیقات کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

پس چندہ اصل آمد پر عائد ہوتا ہے اور نظارت بیت المال تمام مقامی عہدیداروں سے یہی مطالبہ کرتی ہے اور یہی توقع رکھتی ہے کہ وہ اپنے احباب کی اصل آمدنیاں بجٹوں میں درج کریں۔ چندہ کا اجر اللہ تعالےٰ دیتا ہے۔ اور وہ ہر چیز سے خوب واقف ہے۔ نظارت بیت المال تو محض احباب کی اعانت کرنے کے لئے ان کی آمدنیوں کا اندازہ لگاتی ہے تا وہ کسی غلط فہمی کی بناء پر پورا ثواب حاصل کرنے سے محروم نہ رہ جائیں۔

ایک اور طریق پر بھی یہ بات ذہن نشین ہو سکتی ہے اور وہ یہ کہ اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ صرف ٹھیکہ کی رقم پر چندہ واجب ہوتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جن احباب کی اپنی کوئی زمین نہ ہو وہ کوئی چندہ ادا نہ کریں۔ کیونکہ انہیں کوئی زرِ ٹھیکہ نہیں ملتا۔ یہ نتیجہ بدیہی طور پر غلط ہے۔ کیونکہ مومنوں کے لئے ارشاد باری تعالےٰ یہ ہے وممّا رزقنٰھم ینفقون (اور جو رزق اللہ نے انہیں دیا ہے۔ اُس میں سے اسی کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں) نیز فرمایا: الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ (یعنی وہ اپنے مالوں میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں) سورہ بقرہ ع۱ و ع ۳۶۔ قرآن مجید میں یہ ارشاد مختلف الفاظ میں بیسیوں مرتبہ دہرایا گیا ہے اور کہیں یہ نہیں لکھا کہ زمین کے مالک کی حیثیت سے جو آمدنی ہو اس میں سے چندہ دو اور جو اپنی محنت سے کماؤ اس میں سے بے شک کچھ بھی خدا کی راہ میں خرچ نہ کرو۔

بلکہ اس کے برخلاف واضح اور بیّن الفاظ میں فرمایا ہے کہ یاایھا الذین اٰمنوا انفقوا من طیبٰت ما کسبتم وممّا اخرجنا لکم من الارض (سورہ بقرہ ع ۳۷) یعنی اے ایماندارو تم اپنی پاکیزہ کمائی میں سے بھی اور اس میں سے بھی جو بغیر محنت کے تمہارے لئے زمین سے نکالا جاتا ہے۔ دونو قسم کی آمد میں سے (خدا کی راہ میں) خرچ کیا کرو۔ خود کاشت کی جو کمائی ہے وہ ماکسبتم کے تحت آتی ہے اور ملکیت کے حق کی آمد وممّا اخرجنا لکم من الارض کی ذیل میں آتی ہے۔ اور اس میں کانوں اور باغات وغیرہ کی آمد بھی شامل ہے۔

پس ہر قسم کی آمد پر چندہ کی ادائیگی ضروری ہے لہذا نظارت بیت المال ان تمام جماعتوں سے جنہوں نے اپنے بجٹوں میں صرف ٹھیکہ کی آمد درج کی ہے اور خود کاشت کی آمد درج نہیں کی۔ درخواست کرتی ہے کہ وہ نئے سرے سے اپنے بجٹ تیار کریں اور ان میں ہر دوست کی پوری آمدنی درج کریں۔

یہ کبھی نہ بھولیے۔ کہ خدا کی راہ میں خدمت کرنے کا صحیح موقعہ میسر آنا اللہ تعالےٰ کا خاص الخاص فضل ہے۔ کیونکہ چندہ دینے کا فائدہ صرف اور صرف چندہ دینے والے کی ذات کو پہنچتا ہے اور ضرور پہنچتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں۔ ومن جاھد فانما یجاھد لنفسہ ان اللہ لغنی عن العٰلمین۔ والذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت لنکفرن عنھم سیاٰتھم ولنجزینھم احسن الذی کانوا یعملون (سورہ عنکبوت۔ ع۔۱) جو شخص خدا کے لئے (کچھ) کوشش کرتا ہے۔ درحقیقت وہ اپنی جان کے لئے ہی کرتا ہے (یعنی اس کوشش کا فائدہ اسی کی اپنی ذات کو ہی پہنچتا ہے) اللہ تعالےٰ تو تمام جہانوں سے بے نیاز ہے اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور ایمان کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ ہم ان کی بدیاں (اور تکالیف اور آفات) کو ان سے دور کر دیں گے۔ اور جو کام وہ کرتے تھے اس کے مطابق جو بہترین جزا ان کو مل سکتی ہوگی۔ وہ ہم ان کو دیں گے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں پورے طور پر اپنے احکام سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔

چندہ مسجد ڈنمارک اور احمدی مستورات کی ذمہ داری

(حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ بائیس ستمبر تک کی رپورٹ ظاہر کرتی ہے کہ مسجد ڈنمارک کے لئے وعدہ جات دو لاکھ ساڑھے دس ہزار کے ہو چکے ہیں اور وصولی ایک لاکھ اکاون ہزار روپے (۱۵۱۰۰۰) ہوئی ہے اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار فضل اور احسان ہے جس نے اس تحریک میں اس قدر مقبولیت پیدا کی اور بہنوں نے فراخدلی سے حصہ لیا لیکن ابھی تک نصف رقم جمع ہوئی ہے۔ مسجد کا تخمینہ تین لاکھ روپے ہے۔ جو ہم نے جلد سے جلد مہیا کرنا ہے۔ احمدی خواتین کی شاندار قربانیوں اور سابقہ روایات کو دیکھتے ہوئے میں امید رکھتی ہوں کہ ہماری بہنیں بہت جلد اس رقم کو پورا کر دیں گی۔

تمام لجنات کی عہدہ داروں کو اس امر کا جائزہ لینا چاہیئے کہ کیا ان کے شہر۔ قصبہ یا گاؤں کی سو فیصدی مستورات اس میں شامل ہو چکی ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں تو جن سے اب تک وعدہ جات نہیں لئے گئے۔ ان سے وعدے لئے جائیں اور پھر وصولی کی جائے۔ میں امید کرتی ہوں کہ تمام لجنات کے از سر نو جائزہ لینے پر وعدہ جات میں معتد بہ اضافہ ہوگا۔

جن مقامات پر لجنہ قائم نہیں وہاں کی مستورات اس اعلان کو پڑھ کر براہ راست اپنا چندہ بھجوا دیں۔ نیز دیہات میں کام کرنے والے مربیان اور وہاں کے پریذیڈنٹوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ جمعہ کے دن یہ اعلان سنا دیا کریں تا کہ جو بہنیں اس نیک تحریک میں ابھی تک شامل نہیں ہوئیں۔ وہ شامل ہو جائیں۔

تین سو یا اس سے زیادہ رقم دینے والی بہن کا نام مسجد پر کندہ کروایا جائے گا۔

خاکسار:۔ مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

۲۲ - ۹ - ۶۵

ایک قیمتی کتاب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام تمام اہم علمی اور دینی امور کے بارے میں حضرت اقدس کی تعلیم کے یکجائی مطالعہ کے لئے صفحات ۱۳۲۰ قیمت مجلد ۲۰ روپے
اپنی تحریروں کی رو سے (از لطف سید داؤد احمد) آپ کی تحریرات سے اقتباسات تبلیغی کام میں انسائیکلوپیڈیا کا کام دے گی۔ ملنے کا پتہ:- مجلس علمی جامعہ احمدیہ ربوہ

افروڈور!
جرمنی کی ایک نادر دوائی!

ذہنی پریشانی۔ کام کرنے کو جی نہ چاہنا۔ ذہنی کھچاؤ
چڑچڑاپن۔ جلد غصہ آجانا۔ ذہنی انتشار جلد تھک جانا
بے حد کمزوری۔ مردانہ بانجھ پن

کیلئے

جرمنی کی بنی افروڈور گولیاں بے حد مفید ہیں استعمال کے ایک ہفتہ بعد آپ اپنے اندر ایک غیر معمولی طاقت اور تندرستی کا احساس پائیں گے۔ ۵۰ گولیوں کی قیمت علاوہ محصول ڈاک پندرہ روپے۔

شفا میڈیکو

سوداگران انگریزی ادویات چوک میو ہسپتال لاہور فون نمبر ۶۲۶۹۳/۳۳۲۱۱

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ کے
نئے ماڈل کے چولہے

بلحاظ اپنی خوبصورتی مضبوطی تیل کی بچت اور افراط حرارت دنیا بھر میں بے مثال ہیں
اپنے شہر کے ہر ڈیلر سے طلب کریں۔

احباب جماعت اپنی قابل اعتماد سروس
پنجاب ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی آرام دہ اور دلکش بسوں میں سفر کریں۔ ادمنجر

نظام ہضم کی درستی اور طاقت کے لئے سریع التاثیر دوا (سوہانشانی)
تریاقِ جگر (فولاد کا خوش ذائقہ مرکب)
جگر معدہ اور انتڑیوں کی طاقت دیتا ہے بدہضمی
نفخ ریاح پیٹ درد۔ دائمی قبض کے لئے اکسیر ہے جسم کو مضبوط اور چہرے کے رنگ کو گلاب کی طرح کر دیتا ہے قیمت ۶۰ خوراک
۵/- روپے۔ لمبی بیماری والے اپنی حقیقت لکھیں مفید مشورہ دیا جائے گا۔ احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول۔ ربوہ

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار۔ کیل۔ پڑتل۔ چیل۔ کافی تعداد میں موجود ہے ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں

گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون ۶۲۶۱۸
سٹار ٹمبر کارپوریشن ۹۰ فیروز پور روڈ لاہور
لائل پور ٹمبر سٹور راجباہ روڈ لائل پور فون ۲۸۰۸

پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو ریلوے لاہور کو حسب ذیل کاموں کے لئے مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۶۵ء بوقت ۱۲/۳۰ دوپہر پی ڈبلیو آر کے ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس پر پرسنٹیج ریٹ کی اساس پر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ٹنڈر اسی روز ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں ۱۲/۳۰ دوپہر کھولے جائیں گے

زر ضمانت	تخمینہ مقدار	نام کام	نمبر شمار
		درجہ دوم اینٹوں کی سپلائی۔ حسب ذیل سپلائی ڈپو کے لئے ریلوے سپیسیفیکیشنز کے مطابق درجہ دوم اینٹوں کی سپلائی۔ اسسٹنٹ انجینئر نمبر ۲ وزیر آباد کے سیکشن میں	
۳۰۰/- روپے	۲۰۰۰۰ عدد	(i) آئی او ڈبلیو وزیر آباد کو وزیر آباد میں سپلائی کرنا	(ا)
۲۰۰/- روپے	۱۵۰۰۰ عدد	(ii) آئی او ڈبلیو سیالکوٹ کو سیالکوٹ میں سپلائی کرنا	
		اسسٹنٹ انجینئر نمبر ۶ لائل پور کے سیکشن میں اے آئی او ڈبلیو آئی / سی سکھیکی کو سکھیکی میں سپلائی کرنا	(ب)
۲۰۰/- روپے	۱۵۰۰۰ عدد		

۱۔ تفصیلات شرائط شیڈول آف ریٹس، نما کے اور اسٹیمیٹ دفتر ہذا کے ورکس اکاؤنٹس سیکشن میں دیکھی جا سکتی ہیں

۲۔ ایسے ٹھیکیداران جو ڈویژن ہذا کی منظور شدہ فہرست میں شامل نہیں کو چاہیئے کہ وہ اپنے حوالہ جات ڈویژنل انجینئر نمبر ۲ لاہور کو ارسال کریں تاکہ ۲۷ ستمبر ۱۹۶۵ تک ٹنڈر دستاویزات جاری کی جا سکیں۔

۳۔ ضمانت کی رقم نقد یا ڈویژنل آفس کی ورکس اکاؤنٹس برانچ سے نمونہ حاصل کر کے مجوزہ فارم پر بنک گارنٹی بانڈ کی شکل میں ہونی چاہیئے گورنمنٹ سیکورٹیز (سٹاک سرٹیفکیٹس، بیرر بانڈز، پرامزری نوٹ اور کیش سرٹیفکیٹس وغیرہ) اور بنک ڈیپازٹ رسید قبول نہیں کئے جائیں گے۔

۴۔ ریلوے انتظامیہ کسی کم ترین ٹنڈر کو قبول کرنے کی پابند نہیں اور بلا وجہ بتائے ٹنڈر کو کلی یا جزوی طور پر مسترد کرنے کے حقوق محفوظ رکھتی ہے۔

ایم وائی عارف (پی۔ آر۔ ایس)
برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ۔ پی ڈبلیو ریلوے لاہور

(ایل) ۲۳۴۲ لاہور

ہمدرد نسوال (ٹانک کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس روپے

سیکرٹری جنرل نے بھارت کو فائر بندی کی خلاف ورزی کا مرتکب قرار دے دیا

سلامتی کونسل کی طرف سے جنگ بندی کی ذمہ داریاں پوری کرنے اور فوجیں ہٹانے کی نئی ہدایت

بھارت نے فوجیں ہٹانے کے متعلق سیکرٹری جنرل کے دونوں مراسلوں کا کوئی جواب نہیں دیا

نیویارک ۲۸ ستمبر۔ گزشتہ رات سلامتی کونسل کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ یہ اجلاس جنگ بندی پر عمل درآمد سے متعلق اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر اوتھان کی رپورٹ پر غور کرنے کے لئے بلایا گیا تھا۔ سلامتی کونسل نے بلا عدم رائے شماری کے بغیر ایک قرارداد منظور کی۔ جس میں ہندوستان اور پاکستان دونوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ جنگ بندی کی ذمہ داریاں پوری کریں اور ۲۰ ستمبر والی قرارداد پر عمل درآمد کے لئے اپنی فوجیں جلد از جلد واپس بلا لیں۔

مسٹر اوتھان نے اپنی رپورٹ میں بھارت کو فائر بندی کی خلاف ورزی کا مرتکب قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ بھارت نے بڑی کے علاقہ میں فائر بندی کی خلاف ورزی کی ہے۔ انہوں نے کہا یہ خلاف ورزی جمعہ کے دن ساڑھے پانچ بجے شام کی گئی جب کہ بھارتی فوجوں نے بغیر کسی اشتعال کے اندھا دھند پاکستانی مورچوں پر گولہ باری شروع کر دی اس خلاف ورزی کی وجہ سے لاہور سیکٹر میں صورت حال بگڑ گئی ہے۔ مسٹر اوتھان کی یہ رپورٹ اقوام متحدہ کے مبصر کرنل گوتھیئر کی فراہم کردہ اطلاع پر مبنی تھی جنہوں نے موقعہ پر پہنچ کر اس خلاف ورزی کی خود تحقیقات کی تھی۔ ان کی موجودگی میں بھارتی فوجیں مسلسل نصف گھنٹہ تک گولے برساتی رہیں۔ مسٹر اوتھان نے اپنی رپورٹ میں یہ بھی کہا ہے کہ فوجیں ہٹانے کے متعلق بھارت نے میرے دونوں مراسلوں کا کوئی جواب نہیں دیا۔ پاکستان نے اپنے جواب میں لکھا ہے کہ جب تک فوجیں ہٹانے کے متعلق فریقین میں کسی منصوبہ پر اتفاق نہیں ہو جاتا پاکستان اس وقت تک اپنی فوجیں نہیں ہٹا سکتا۔

وزیر خارجہ پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے کونسل میں تقریر کرتے ہوئے سلامتی کونسل کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی کہ بھارت جان بوجھ کر فائر بندی کی خلاف ورزیاں اس لئے کر رہا ہے کہ کونسل کی توجہ کو اصل اور بنیادی مسئلہ کے باعزت تصفیہ کی طرف سے ہٹایا جائے آپ نے سلامتی کونسل پر زور دیا کہ وہ کشمیر میں رائے شماری کا جلد از جلد انتظام کرے کیونکہ ۲۰ ستمبر والی قرارداد کی رو سے کونسل اس کی پابند ہے۔

اس سے قبل بھارتی نمائندے نے اپنی تقریر میں پھر اسی مطالبہ کو دہرایا کہ فوجوں

کی واپسی سے پہلے مجاہدین کشمیر کو پاکستان واپس بھیجنے کا انتظام ضروری ہے

اکھنور سیکٹر میں بھارتی فوج کا حملہ پسپا کر دیا گیا

راولپنڈی ۲۸ ستمبر۔ پاکستان کی بہادر فوج نے کل اکھنور اور چھمب سیکٹروں میں بھارتی فوج کے متعدد حملے ناکام بنا دیئے۔

اکھنور میں دشمن نے فائر بندی کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے کل ہماری دو چوکیوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ مگر پاکستان کے جیالے مجاہدوں نے دشمن کو بھاری جانی نقصان پہنچا کر پسپا کر دیا۔

ٹیٹوال میں بھی کل صبح دشمن نے پیش قدمی کی کوشش کی مگر پاکستانی فوج نے جوابی کارروائی کر کے اسے پسپا کر دیا۔

آخری اطلاع آنے تک اس علاقہ میں گولہ باری جاری تھی۔ بھارت کی طرف سے فائر بندی کی ان صریح خلاف ورزیوں سے اقوام متحدہ کے فوجی مبصروں کو پاکستان نے مطلع کر دیا ہے

مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کی بھارتی مہم

پاکستان اقوام متحدہ سے اس مہم کے خلاف پرزور احتجاج کرے گا۔

راولپنڈی ۲۸ ستمبر۔ مقبوضہ کشمیر میں ہندوستانی حکام نے کشمیری مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کی جو مہم شروع کر رکھی ہے پاکستان اس کے خلاف سلامتی کونسل سے پرزور احتجاج کرے گا۔ پاکستان اپنے احتجاج میں ایسا ادارہ بنانے پر زور دے گا جو مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کے واقعات کی تحقیقات کرے۔ اور اس بربریت کا سدباب کرنے کے لئے ضروری قدم اٹھائے یہ امر ظاہر ہو رہا ہے کہ بھارت کشمیر میں مجاہدین آزادی کے ہاتھوں زبردست شکست کھانے کے بعد وہاں کے مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کے انتہائی ظالمانہ حربوں پر اتر آیا ہے بہت سے کشمیری مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا ہے اور ہزاروں مسلمانوں کو ان کے گھروں سے بے دخل کر کے ان کا سامان لوٹ کر آزاد کشمیر میں دھکیلا جا چکا ہے اور یہ سلسلہ بدستور جاری ہے۔ یہ اقوام متحدہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے تمام کشمیریوں کی واپسی اور ان کی از سر نو آباد کاری اور بحالی کا انتظام کرے۔ مجاہدین کی جد و جہد آزادی کے آغاز میں بھارتی فوج نے ہٹا ہالو کے گاؤں کو آگ لگا دی تھی اور وہاں کے رہنے والوں میں سے بہت سوں کو شہید کر کے انہیں آزاد کشمیر کے علاقہ میں دھکیل دیا تھا۔ اسی طرح منڈی اور پونچھ کے بارہ دیہات کو جلا دینے کی اطلاع ملی ہے۔ درہ حاجی پیر پر قبضہ کرنے کے بعد بھی ہزاروں مہاجرین آزاد کشمیر پہنچے ہیں۔ ان کے مکانات جلا دیئے گئے ہیں اور ان کی تمام املاک لوٹ لی گئی ہیں۔

مسٹر بھٹو کی امریکی وزیر خارجہ سے ملاقات

نیویارک ۲۸ ستمبر۔ کل یہاں وزیر خارجہ پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک سے ملاقات کی جو ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس ملاقات میں برصغیر کی صورت حال پر بات چیت کی گئی۔

بھارت مسئلہ کشمیر کے بامقصد تصفیہ کی کوششوں کو ناکام بنانا چاہتا ہے

جنگ بندی کی خلاف ورزیوں پر جناب ذوالفقار علی بھٹو کا تبصرہ

نیویارک ۲۸ ستمبر۔ وزیر خارجہ پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ بھارت جنگ بندی کے سمجھوتے کی خلاف ورزی کر کے یہ چاہتا ہے کہ اصل اور بنیادی مسئلے یعنی مسئلہ کشمیر کے بامقصد تصفیہ کی کوششوں کو ناکام بنا دیا جائے۔ آپ لال بہادر شاستری کے اس بیان پر تبصرہ کر رہے تھے کہ کشمیر بھارت کا لازمی حصہ ہے اسے بھارت سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے کہا مسٹر شاستری اس قسم کی دھمکیاں دے کر اور جنگ بندی کے سمجھوتے کی خلاف ورزیاں کر کے اقوام متحدہ کی توجہ اصل اور بنیادی مسئلے کے باعزت تصفیہ کی طرف سے ہٹانا چاہتے ہیں لیکن وہ اس قسم کی کھوکھلی دھمکیوں اور جنگ بندی کی خلاف ورزیوں سے اپنے اس مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ مسٹر بھٹو نے بھارتی وزیر اعظم کی اس دھمکی کا بھی ذکر کیا کہ بھارت مسئلہ کشمیر پر سلامتی کونسل کے آئندہ اجلاس میں شریک نہیں ہو گا۔ آپ نے کہا اقوام عالم ان کی اس قسم کی دھمکیوں کو کوئی اہمیت دینے کے لئے تیار نہیں ہیں یہ ان کی محض خوش فہمی ہے کہ وہ اس قسم کی دھمکیاں دے کر اقوام متحدہ کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

فائر بندی کیساتھ ساتھ رائے شماری کرانی ضروری ہے

برٹرینڈ رسل

لندن ۲۸ ستمبر مشہور برطانوی فلسفی لارڈ برٹرینڈ رسل نے کہا ہے کہ کشمیر کے مسئلہ کو جلد اور مستقل طور پر حل کرنا ضروری ہے انہوں نے ایک بیان میں اس امر پر زور دیا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان جنگ بندی کے ساتھ ساتھ کشمیر میں رائے شماری کرانی چاہیئے۔ نیز انہوں نے پاکستان پر بھارت کے حملہ کو سراسر جارحانہ حملہ قرار دیتے ہوئے اس کی مذمت کی ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴